

5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

اگرچہ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کی سرکاری مالیات کے حکومتی اعداد و شمار دستیاب¹ نہیں ہیں تاہم اسٹیٹ بینک کے اندازے کے مطابق مذکورہ مدت میں بجٹ خسارہ مالی سال 2007ء کے مجموعی خسارے (بلحاظ جی ڈی پی) سے کافی زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ مزید برآں، مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کی مالیاتی کارکردگی کو سرکاری اعداد و شمار جاری ہونے کے بعد ہی بہتر انداز میں پرکھا جاسکتا ہے۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 1.8 فیصد کی پست نمو کے بعد توقع ہے کہ محاصل کی نمو بڑھے گی کیونکہ (1) مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اس کے برعکس پہلی ششماہی میں اضافے کی شرح 6 فیصد رہی تھی (2) امریکا کی جانب سے 281.7 بلین ڈالر اور سعودی عرب سے 300 بلین ڈالر کی اعانت میزانیہ گرانٹس نے غیر ٹیکس محاصل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران حکومت کی اندرونی قرض گیری میں خاصا اضافہ ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خسارہ کافی حد تک بڑھ گیا ہے، تاہم مالی سال 2007ء سے بیرونی مالکاری میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ کمرشل بینکوں کے قرضے واپس کیے گئے اور نجکاری سے صرف 1.7 ارب روپے (مالی سال 2008ء میں 75 ارب روپے کی وصولی متوقع تھی) کی وصولی ہوئی ہے جس کے باعث اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو گیا۔ 10 مئی 2008ء تک اسٹیٹ بینک سے حکومت کی اضافی قرض گیری 551 ارب روپے ہو گئی ہے اور اس کے نتیجے میں واجب الادا قومات بڑھ کر 940.6 ارب روپے تک پہنچ چکی ہیں۔ مذکورہ صورتحال کے باعث معیشت پر گرانی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جبکہ اقتصادی استحکام کو لاحق خطرات بھی بڑھ گئے ہیں۔

مذکورہ خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے اقتصادی استحکام کے لیے ٹیکس بنیاد کو وسیع اور اخراجات میں کمی کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ وہ مالکاری کے ذرائع کو متنوع بنا کر مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار میں کمی کرے گی۔

5.2 اندرونی میزانیہ مالکاری^{2,3}

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران اندرونی ذرائع سے میزانیہ مالکاری میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور یہ 420.6 ارب روپے کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ مالکاری کی ساخت بھی مرکزی بینک کے لیے باعث تشویش ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی

¹ مذکورہ اعداد و شمار مئی 2008ء کے اختتام پر جاری کیے جائیں گے۔

² میزانیہ مالکاری کے اعداد و شمار میں بینکاری نظام کی حکومتی اداروں کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے جبکہ قرضوں کے اعداد و شمار میں اس کے اثرات کو شامل نہیں کیا جاتا۔

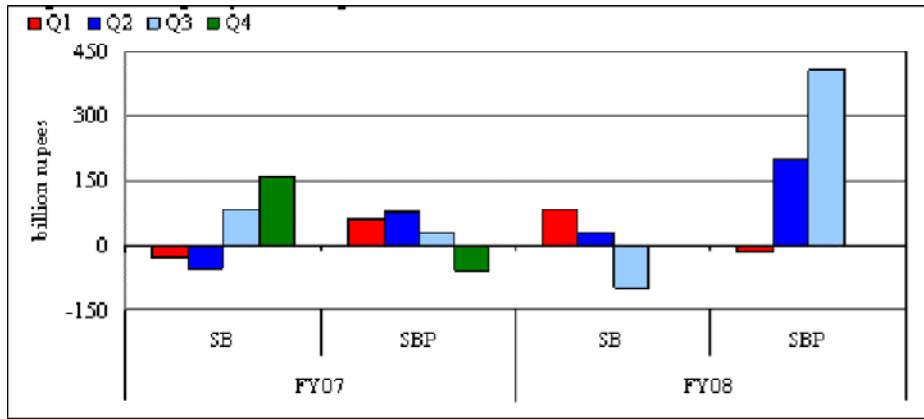
³ یہ حصہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار پر مبنی ہے، جنہیں زرعی جائزے کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے کیونکہ وزارت خزانہ کے اعداد و شمار مئی 2008ء کے اختتام پر دستیاب ہوں گے۔

میں حکومت کی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے مالکاری ہی واحد ذریعہ رہا ہے۔⁴ دوسری جانب تیسری سہ ماہی میں حکومت نے کمرشل بینکوں کو ان کے قرضے بھی واپس کیے ہیں۔

5.2.1 بینکاری شعبے سے مالکاری

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں اسٹیٹ بینک نے 404.8 ارب روپے میزانیہ مالکاری کے لیے فراہم کیے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 33.1 ارب روپے دیئے گئے تھے (دیکھئے شکل 5.1)۔ اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ 371.2 ارب روپے نئے ٹریژری بلز کے ذریعے دیئے گئے جبکہ حکومت نے بقایا 33.5 ارب روپے دیگر کھاتوں سے حاصل کیے ہیں۔ کمرشل بینکوں کو حکومتی قرضوں کی واپسی بھی مالکاری ضروریات کے لیے اسٹیٹ بینک پر انحصار میں اضافے کا باعث بنی ہے کیونکہ نئے اور عرصیت مکمل کرنے والے ٹریژری بلز کے حاصل میں ہونے والی کمی کو اسٹیٹ بینک پورا کر رہا ہے۔

شکل 5.1: اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں سے میزانیہ قرض گیری



کمرشل بینکوں کو قرضوں کی واپسی سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ (1) ان کی امانتوں کی نموست روی کا شکار ہے اور (2) بہتر منافع کے حامل متبادل مواقع دستیاب ہیں۔ اس صورتحال کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 129 ارب روپے مالیت کے حکومتی تمسکات واپس کیے گئے جو مالی سال 2005ء کے بعد سے کسی سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کی طرف سے 95.5 ارب روپے واپس کیے گئے۔⁵ دوسری جانب کمرشل بینکوں کی جانب سے ٹریژری بلز جیسے قلیل مدتی آلات کو واپس کر کے طویل مدتی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز میں سرمایہ کاری کا عمل بھی جاری رہا ہے (دیکھئے شکل 5.2)۔

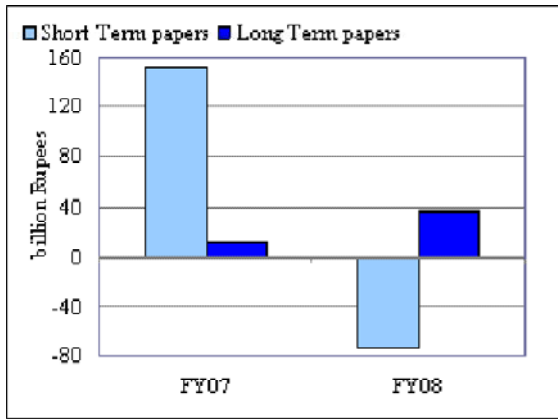
⁴ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالیاتی سال کے آغاز پر اسٹیٹ بینک نے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ مرکزی بینک سے لیے گئے 62.5 ارب روپے کے قرضے واپس کر دے۔

⁵ اس حساب میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے پاس 147.9 ارب روپے کی حکومتی امانتوں کے اثرات کو دکھایا گیا ہے۔

5.2.1 غیر بینکی شعبے سے مالکاری

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران غیر بینکی شعبے سے 111.3 ارب روپے کی مالکاری حاصل کی گئی جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 73.9 ارب روپے تھی۔ اس مالکاری میں قومی بچت اسکیموں کا بڑا حصہ ہے۔

شکل 5.2 : کرنل بینکوں کی مالکاری (جولائی تا مارچ)



قومی بچت اسکیموں میں بہبود سیونگز سرٹیفکیٹس اور پنشنرز بینیفٹ فنڈ نے اپنے شرح سود کی مخصوص ساخت کے باعث عمدہ کارکردگی کے تسلسل کو برقرار رکھا۔⁶ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران مذکورہ بچت آلات سے اعانت میزانیہ کے لیے 47.8 ارب روپے حاصل ہوئے ہیں۔

زیر جائزہ مدت کے دوران بہتر شرح منافع کے حامل قومی بچت اسکیموں کے دیگر آلات پر ملاحظہ

رد عمل دیکھا گیا۔ ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سیز) میں سرمایہ کاری کی سطح بے حد پست رہی اور جون 2007ء کے بعد سے 49.6 ارب روپے کی واپسی کے باوجود ان میں محض 0.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء کے دوران ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس میں 25.2 ارب روپے کی خام وصولیاں ہوئی تھیں۔ یہ رقم بلند شرح منافع کے حامل ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کی عرصیت (دس سال) مکمل ہونے پر ادا کی گئی ہیں۔ نئے ڈی ایس سیز کی خریداری کی سطح بے حد پست رہی ہے جبکہ سرمایہ کاری کے مواقع میں اضافے کے باعث اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ ادا کی جانے والے بیشتر رقم کو ان سرٹیفکیٹس میں دوبارہ سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

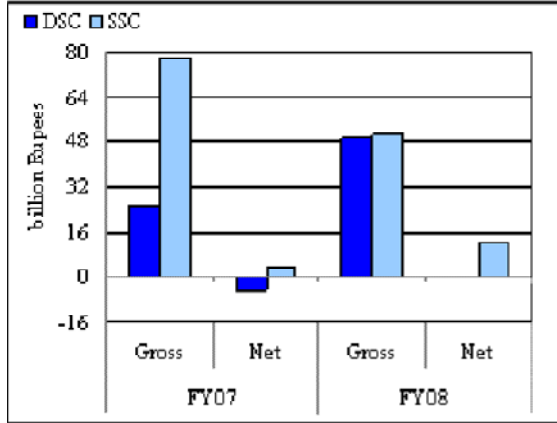
جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء کے دوران درمیانی مدت کے خصوصی سیونگز سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) میں 78.1 ارب روپے کی خام وصولی ہوئی تھی جو رواں مالی سال کی اسی مدت میں کم ہو کر 50.8 ارب روپے رہ گئی ہے۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران خصوصی سیونگز سرٹیفکیٹس سے میزانیہ مالکاری کے لیے 12.1 ارب روپے جمع کرنے میں مدد ملی ہے (دیکھئے شکل 5.3)۔

5.3 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے مالی سال 2008ء میں محاصل کی وصولی کے لیے 1025 ارب روپے کے مقرر کردہ ہدف کو ترک کر دیا ہے تاہم

⁶ قومی بچت اسکیموں کے یہ دونوں آلات بلند ترین شرح منافع دیتے ہیں (11.64 فیصد سالانہ)۔

شکل 5.3: ایس ایس سی اور ڈی ایس سی کی وصولیاں (جولائی تا مارچ)



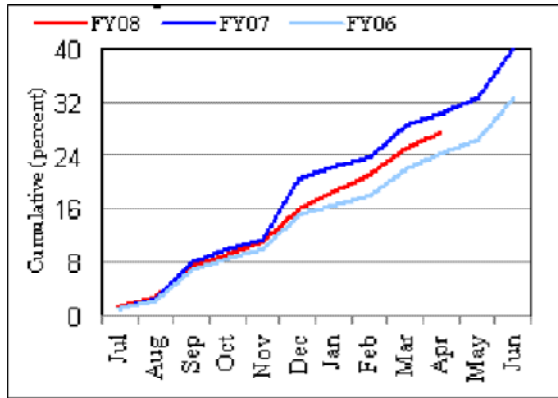
ابھی تک نئے ہدف کا اعلان نہیں کیا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹیکس حکام رواں مالی سال کی باقی ماندہ مدت میں زیادہ سے زیادہ محاصل وصول کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اور امید کی جارہی ہے کہ جون 2008ء کے اختتام تک ایک ہزار ارب روپے جمع ہو جائیں گے۔ رواں مالی سال کے دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکس وصولیوں میں خاطر خواہ کمی آئی ہے، اس لیے مئی 08ء کے اختتام تک ایک ہزار ارب روپے کی وصولیوں کے ہدف کا حصول دشوار چیلنج ثابت ہوگا۔

جدول 5.1: فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے									
سالانہ ہدف		جمع کردہ خالص ٹیکس (جولائی تا اپریل)		سال ب سال تبدیلی (فیصد)		سالانہ فیصد ہدف			
میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
264.7	405.0	252.9	284.6	50.9	250.9	12.5	95.5	70.3	70.3
570.3	620.0	403.6	479.0	6.4	479.0	18.7	70.8	77.3	77.3
343.8	375.0	245.8	293.7	7.5	293.7	19.5	71.5	78.3	78.3
69.0	91.0	54.7	70.6	20.7	70.6	28.9	79.3	77.5	77.5
157.5	154.0	103.1	114.8	-2.3	114.8	11.4	65.4	74.6	74.6
835.0	1,025.0	656.5	763.6	20.0	763.6	16.3	78.6	74.5	74.5

کے اضافے کے باوجود خام ٹیکس وصولیوں میں محض 4.3 فیصد اضافہ ہو سکا ہے جو گزشتہ مالی سال کے ابتدائی نو مہینوں میں 48.6 فیصد تک رہا تھا (دیکھئے جدول 5.2)۔

شکل 5.4: سالانہ ہدف میں بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ



جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران رضا کارانہ ادائیگیوں میں 26.2 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں ان میں 96.6 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2007ء میں رضا کارانہ ادائیگیوں کی بلند شرح کا اہم سبب بینکاری، ٹیلی مواصلات اور تیل و گیس کے شعبوں کے منافع میں اضافہ تھا۔ مالی سال 2008ء میں مذکورہ شعبوں کے منافع کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکا۔ جیسے رواں مالی سال کے دوران بینکوں کی مالیت فروخت کے قواعد سے بینکوں کی آمدنی متاثر ہوئی ہے۔⁷ اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران رضا کارانہ علیحدگی اسکیم (VSS) میں ادائیگیوں کے باعث پی ٹی سی ایل نے 8.3 ارب روپے کا نقصان ظاہر کیا ہے۔⁸ رضا کارانہ وصولیوں میں کمی کے برعکس خام انکم ٹیکس وصولیوں کے زمرے میں شامل ود ہولڈنگ ٹیکس نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے (دیکھئے شکل 5.5)۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں 22.1 فیصد کمی

جدول 5.2: بلا واسطہ جمع کردہ ٹیکس جولائی تا مارچ

ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	فیصد تبدیلی
میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 08ء
170.8	253.8	264.8	48.6	4.3	خام انکم ٹیکس
9.3	5.5	25.5	-40.8	360.8	عند الطلب وصولی
67.2	132.2	97.6	96.6	-26.2	رضا کارانہ ادائیگیاں
94.2	116.0	141.6	23.2	22.1	ود ہولڈنگ ٹیکسز
0.1	0.1	0.1	50.4	-17.5	دیگر
6.1	9.7	12.1	59.7	25.0	دیگر بلا واسطہ ٹیکسز
176.9	263.5	277.9	49.0	5.5	خام بلا واسطہ ٹیکسز
24.2	25.7	20.2	6.1	-21.2	باز ادائیگی
152.7	237.8	257.6	55.7	8.3	مجموعی بلا واسطہ ٹیکسز

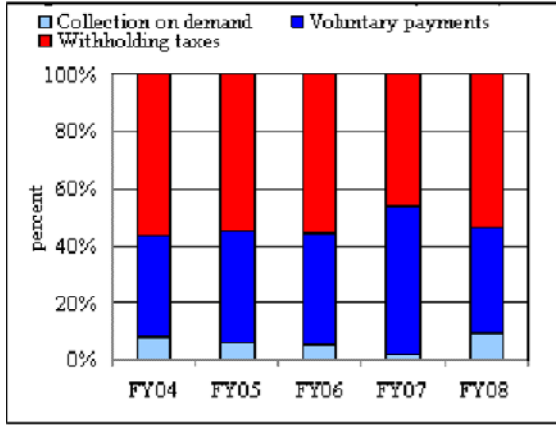
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

⁷ پہلے بینکوں کو اجازت دینی چاہی جڑواں کو مد نظر رکھتے ہوئے قرضوں کے عیوض رکھوائی گئی ضمانت کی جبری مالیت فروخت سے فوائد اٹھانے کی اجازت تھی۔ ضمانت کی مالیت فروخت سے مستفید ہونے کے لیے کم از کم 50 لاکھ روپے اور اس سے زائد کی مالکاری کا ہونا ضروری تھا۔ یہ قانون یکم نومبر 2005ء سے نافذ العمل ہے۔ بعد ازاں 31 دسمبر 2006ء کو مالکاری کی حد بڑھا کر ایک کروڑ روپے کر دی گئی۔ حساب کتاب کی شرط کے باعث تمام غیر ادا شدہ قرضوں پر مالیت فروخت کو 31 دسمبر 2007ء سے ختم کر دیا گیا ہے۔

⁸ وی ایس کو منہا کرنے کے بعد اسی مدت میں پی ٹی سی ایل کا قبل از ٹیکس منافع 14.9 ارب روپے بنتا ہے۔

ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 23.2 فیصد تک رہی تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں

شکل 5.5: خام اکٹھنکس میں حصہ (جولائی تا مارچ)



درآمدات اور معاہدوں سے محصولات کا نصف حصہ رہا ہے (دیکھئے جدول 5.3) جبکہ ٹیلی فون، بجلی کے بلوں، تنخواہوں اور تمسکات کے محصولات نے بھی ان ٹیکسوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حکومتی تمسکات کے منافع پر ٹیکس میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 136 ملین روپے کی کمی آئی ہے، جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ میزانیہ مالکاری کے لیے حکومت نے کمرشل بینکوں کے بجائے اسٹیٹ بینک پر انحصار میں اضافہ کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک کو حکومتی تمسکات کے منافع پر ود ہولڈنگ ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔

جدول 5.3: ود ہولڈنگ جمع کردہ ٹیکس جولائی تا مارچ

ارب روپے	میں 07ء	میں 08ء	فیصد نمو
درآمدات	19.1	20.1	5.3
تنخواہیں	11.4	14.5	27.2
منافع منقسمہ	3.5	4.3	23.3
تمسکات	9.9	11.2	13.4
تکنیکی فیس	5.2	4.1	-20.8
معاہدے	36.6	49.8	36.3
برآمدات	8.0	7.9	-1.8
بینکوں سے نکوائی گئی نقد رقم	3.4	4.2	23.8
اسٹاک ایکچینج	2.0	1.8	-6.9
بجلی کے بل	3.8	4.4	16.4
ٹیلی فون	9.3	12.9	39.0
دیگر	4.0	6.5	60.1
خام ود ہولڈنگ ٹیکس	116.0	141.6	22.1

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران موبائل فون صارفین سے ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں 57.8 فیصد اضافہ ہوا ہے اور یہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت کے 7.9 ارب روپے سے بڑھ کر 12.5 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ نمو کی بلند سطح اور موبائل فون صارفین سے 97 فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس حاصل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ موبائل فون کی منڈی کے محاصل کو بڑھانے کے خاطر خواہ امکانات موجود ہیں۔ مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو مہینوں کے دوران بینکوں سے نقد قومات نکالنے کی مد میں 4.2 ارب روپے کی وصولیاں ہوئیں جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 3.4 ارب روپے تک رہی تھیں۔ حصص کی خرید و فروخت پر صرف 0.01 فیصد کی شرح سے ود ہولڈنگ ٹیکس عائد ہے، اس مد میں اسٹاک ایکس چینجز سے 1.8 ارب روپے جمع کیے گئے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران فیڈرل بورڈ آف ریونیو

کی بازیابی مہم کے نتیجے میں 25.5 ارب روپے کے عندالطلب محصولات جمع کیے گئے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 5.5 ارب روپے تک رہے تھے۔ یہ مہم رضا راند ادائیگیوں میں کمی کے باعث شروع کی گئی تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بقایا جاتی طلب کی وصولیوں

پاکستانی معیشت کی کیفیت

میں 5.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو 125.9 فیصد زیادہ ہے، اسی طرح جاری طلب کی وصولیاں 538.3 ارب روپے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 20.1 ارب روپے ہو گئیں۔

5.3.2 بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں 18.7 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 6.4 فیصد کی پست نمو ریکارڈ کی گئی تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بالواسطہ ٹیکسوں کے تمام زمروں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے (دیکھئے جدول 5.1)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں سالانہ ہدف کے 77.3 فیصد کے برابر ہیں جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ وصولیاں سالانہ ہدف کا 70.8 فیصد رہی تھیں۔

سیلز ٹیکس

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں 19.5 فیصد کی نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 293.7 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں ان کی شرح نمو 7.5 فیصد رہی تھی۔ سیلز ٹیکس وصولیوں کی نمو میں اضافے کی اہم وجہ درآمدات کے ساتھ ساتھ مقامی ذرائع سے محاصل میں ہونے والا اضافہ ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔

جدول 5.4: جمع کردہ سیلز ٹیکس جولائی تا اپریل

سال بیل فیصد تبدیلی	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
سیلز ٹیکس	228.6	245.8	293.7	7.5	17.6
ملکی	93.7	104.6	135.7	11.6	27.5
درآمدی	134.9	141.2	158.0	4.7	10.2

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

وفاقی ایکسائز ڈیوٹی

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں گزشتہ سال کے 20.7 فیصد کے مقابلے میں 28.9 فیصد کی خاطر خواہ نمو ریکارڈ ہوئی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں سگریٹ 30.6

فیصد، سینٹ 16.9 فیصد، قدرتی گیس 7.4 فیصد، پیٹرولیم مصنوعات 3.6 فیصد، مشروبات 4 فیصد اور خصوصی ایکسائز (ایک فیصد) ڈیوٹی کا 11.3 فیصد حصہ رہا ہے۔ خدمات سے 8.4 ارب روپے (13.6 فیصد) حاصل ہوئے جن میں سے 6 ارب روپے بین الاقوامی سفر کی مد میں ایئر لائنز سے وصول کیے گئے۔

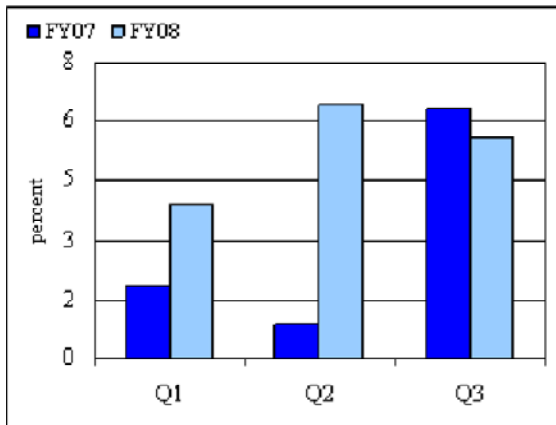
کسٹمز

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران کسٹمز ڈیوٹی میں 114.8 ارب روپے کے محاصل جمع کیے گئے جو گزشتہ مالی سال کے 2.3 فیصد کے مقابلے میں 11.4 فیصد زائد ہیں۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں گاڑیوں پر عائد کسٹمز ڈیوٹی میں 11.9 فیصد کی واقع ہوئی ہے تاہم اس کے باوجود بھی کسٹمز وصولیوں میں ان کا

حصہ سب سے زیادہ ہے۔ اس مد میں مذکورہ مدت کے دوران 18.4 ارب روپے جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء میں 20.9 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔ کسٹمز ڈیوٹی کے دیگر اہم ذرائع میں پیٹرولیم مصنوعات سے 14 ارب روپے، خوردنی تیل 12.9 ارب روپے اور برقی مشینری سے 9.2 ارب روپے حاصل ہوئے۔

شکل 5.6: ملکی قرضہ جات کی نمو



5.4 ملکی قرضہ جات

رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں 6.4 فیصد اضافے کے بعد تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضہ جات کی نمو 5.5 فیصد کی معتدل سطح پر رہی (دیکھئے شکل 5.6)۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے خاطر خواہ مالکاری حاصل کی ہے تاہم رواں قرضہ جات کی نمو میں کمی آئی ہے جس کی اہم وجہ کمرشل بینکوں کے خاطر خواہ قرضوں کی واپسی ہے۔ مذکورہ صورتحال کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی نمو اعتدال پر رہی ہے۔

قرضوں کی ساخت میں تبدیلی کا رجحان بھی دیکھا گیا ہے۔ حکومت نے طویل مدتی قرضہ جاتی آلات کے بجائے قلیل مدتی آلات پر توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ قلیل مدت کے لیے قرض گیری سے شرح سود کے متعلق خطرات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

جدول 5.5: ملکی قرضہ (جولائی تا مارچ)

قرضہ ارب روپے، نمو اور حصہ فیصد میں

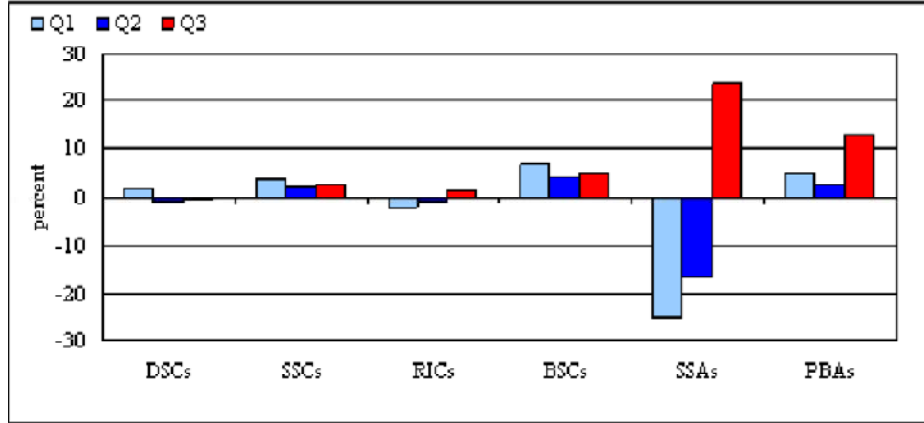
قرضہ		شرح نمو		حصہ	
میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء
529	607	5.8	9.8	21.1	20.0
1,087	1,432	15.5	29.2	43.3	47.2
جس میں					
557	584	28.6	-10.9	22.2	19.2
530	847	4.4	87.4	21.1	27.9
897	997	4.4	6.1	35.7	32.8
2,512	3,036	9.2	16.7	100	100

5.4.1 ملکی قرضہ جات کے اجزائے ترکیبی

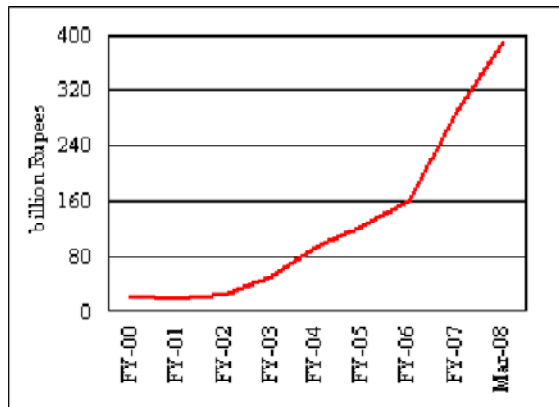
مجموعی ملکی قرضہ جات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں ایک سال سے کم مدت کے رواں قرضہ جات کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران رواں قرضہ جات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا جو ملکی قرضہ جات کے

دیگر اجزائے ہونے والے اضافے سے زیادہ ہے۔ اس لیے مجموعی قرضہ جات میں رواں قرضوں کا حصہ 3.9 فیصدی درجے بڑھ گیا ہے (دیکھئے جدول 5.5)۔

شکل 5.7: قومی بچت اسکیموں کے اہم وثیقہ جات کی سہ ماہی نمو



شکل 5.8: میوچل فنڈز کے خالص مجموعی اثاثے



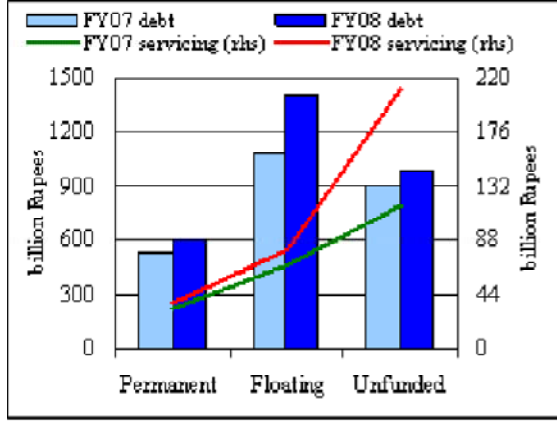
یہاں یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خسارے کی تسلیک میں تیزی سے اضافے کی اہم وجہ قرض گیری کے لیے حکومت کا کمرشل بینکوں کے بجائے اسٹیٹ بینک پر انحصار کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے پاس واجب الادا قرضوں میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 87.4 فیصد اضافہ جبکہ کمرشل بینکوں کے واجب الادا قرضوں میں 10.9 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ توقع ہے کہ رواں مالی سال کے اختتام تک بیرونی مالکاری میں اضافہ ہوگا۔⁹

مستقل اور غیر فنڈ قرضہ جات میں کمی واقع ہوئی

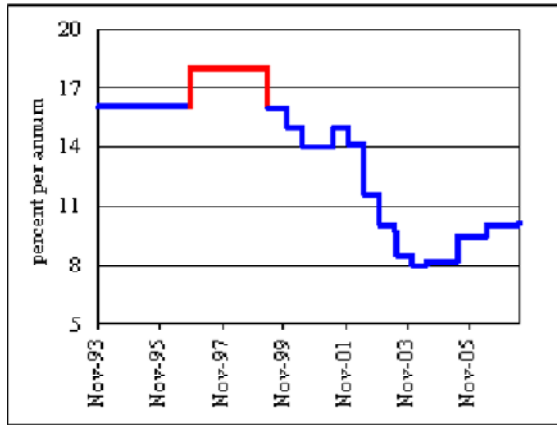
ہے۔ بالخصوص مستقل قرضہ جات کا حصہ جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء کے 21.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 20 فیصد ہو گیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران غیر فنڈ قرضہ جات میں 2.9 فیصد کمی ہوئی ہے اور مجموعی قرضہ جات میں ان کا حصہ

⁹ سعودی عرب اور چین نے حکومت پاکستان کو اعانت میزانیہ کے لیے امداد دی ہے اور توقع ہے کہ امریکا کی جانب سے نقل و حمل میں اعانت کی وصولیوں سے مالی سال 2008ء کے بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں حکومت پاکستان مالی سال 2008ء میں قابل مبادلہ یورو بانڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس سے بھی میزانیہ کی صورتحال میں مزید بہتری کا امکان ہے۔

شکل 5.9: جولائی تا مارچ میں اندرونی قرضوں کی ادائیگی



شکل 5.10: ڈی ایس سیز پر شرح منافع



32.8 فیصد رہ گیا ہے۔

قومی بچت اسکیموں کے اہم وثیقہ جات سے حاصل ہونے والے واجب الادا قرضوں کی نمونہ شکل 5.7 میں دکھایا گیا ہے۔ ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کے سوا تمام واجب الادا قرضوں کی نمونہ رہی ہے۔ ڈی ایس سیز 0.5 فیصد اور خصوصی بچت سرٹیفکیٹس میں 2.4 فیصد کی معمولی نمو ریکارڈ کی گئی ہے۔

مذکورہ دونوں آلات سے وصولیوں میں کمی کی یہ وجوہات ہیں (1) سرمایہ کاری کے لیے متنوع ذرائع کی دستیابی کے باعث منڈی کی مزید توسیع۔ ان ذرائع میں میوچل فنڈز بھی شامل ہیں (دیکھئے شکل 5.8) (2) ڈی ایس سیز اور ایس ایس سیز کی ساخت بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اگر کوئی سرمایہ کار عرصیت کی تکمیل سے قبل ان سرٹیفکیٹس کو نقد کرانا چاہے تو اسے منافع کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔

قرضوں کی ادائیگی¹⁰

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کی مدت میں ملکی قرضوں کی ادائیگی کی لاگت 52.1 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 328 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ قرضوں کے مختلف زمروں کے جائزے سے ظاہر

ہوتا ہے کہ غیر فنڈ قرضوں کی لاگت میں خاصا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 5.9)۔

ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کی مدت میں 172 ارب روپے کے قرضوں کی ادائیگی کی گئی جو مذکورہ مدت میں مجموعی قرضوں کی ادائیگی کے نصف سے بھی زائد ہے۔ اس کے برعکس جولائی تا مارچ مالی سال 2007ء میں ڈی ایس سیز کی رقومات واپس کرنے پر 80.44 ارب روپے خرچ ہوئے تھے۔

¹⁰ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار۔

قرضوں کی ادائیگی میں حالیہ اضافے کی وجہ نوے کی دہائی میں جاری ہونے والے بلند شرح منافع کے حامل ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کی عرصیت کا مکمل ہونا ہے۔ نومبر 1996ء اور مئی 1999ء کے دوران ڈی ایس سیز کو 18.04 فیصد کی شرح منافع پر فروخت کیا گیا تھا (دیکھئے شکل 5.10)۔